

غالب ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوشِ اشک سے
بیٹھے ہیں ہم تہیہ طوفاں کیے ہوئے

اب پھر ان
بکھرے ہوئے
ٹکڑوں کو جگہ

جگہ سے اٹھا اٹھا کر جمع کر رہا ہوں تاکہ نئی دعوت میں وہ پلکیں پھر ان ٹکڑوں
کو چھیدیں اور اپنے لیے آرائش کا سامان ہم پہنچائیں۔

۳۔ شرح : پھر ضبط و احتیاط کے باعث میرا دم الجھنے لگا ہے۔
ایسا کیوں نہ ہو؟ سا لہا سال گزر گئے، جب گریباں تار تار کیا تھا۔ پھر ایسی نوبت
کبھی نہ آئی اور گریباں تار تار کیے بغیر ضبط و احتیاط کو کیونکر ختم کیا جاسکتا ہے؟
جب تک یہ ختم نہ ہو، سالن کا رکنا کیونکر زائل ہو سکتا ہے؟

کنا یہ چاہتے ہیں کہ ہم لوگ ازل سے دیوانے چلے آتے ہیں۔ اہل عقل و
دانش کی طرح ضبط و احتیاط کی زندگی ہمیں اس نہیں آسکتی۔ ہمارا کام ہی یہ
ہے کہ گریباں بھاڑا، لباس تار تار کیا اور جدھر جی چاہا، نکل گئے۔

اگر آپ نے تجربہ کیا ہے یا نہیں کیا تو اب کر لیجیے کہ جو خود پابندی کی
زندگی کا عادی نہ ہو، اسے ایسی زندگی میں ڈال دیا جائے تو قدم قدم پر پریشان
ہوگا۔ اس کے فطری جوہروں کی نمود و نمائش ہی ماند پڑ جائے گی۔ یہی حقیقت
مرزا شعر میں بیان کر رہے ہیں۔

۴۔ لغات۔ نالہ لائے شرر بار : شعلے برسانے والے نالے۔
شرح : میرے سالن نے پھر انتہائی سرگرمی سے شعلے برسانے والے
نالے کھینچنے شروع کر دیے ہیں مجھے سیر چراغاں مطلوب تھی۔ مدت سے یہ سیر
دیکھی نہیں تھی، سالن نے بڑی خوبی سے اس کا انتظام کر دیا۔

۵۔ شرح : عشق پھر زخمِ دل کا حال پوچھنے کے لیے چلا ہے اور
اپنے ساتھ لاکھوں نمکدانوں کا سامان کر لیا ہے۔

مطلب یہ کہ یہ تمام نمکدان زخمِ دل پر انڈیل دے گا تاکہ اس کی تڑپ